

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نشر آغاز

معاهدہ جنیوا

کیا کھویا — کیا پایا؟

قائد جمعیت مولانا سمیع الحق سیکوٹری جنرل جمعیت علماء اسلام

سینیٹر مولانا سمیع الحق نے پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں ۱۸ اپریل ۲۰۲۰ء کو جنیوا معاہدہ کے بارے میں اظہار خیال کیا۔ اس خطاب کا متن حسب ذیل ہے (ادارہ)

جناب چیئرمین! جنیوا معاہدہ پر ممبران اظہار خیال کر رہے ہیں اور یہ مسئلہ ایسا ہے کہ یہ کسی سیاسی اور گروہی بنیاد پر بنی نہیں ہے اور ہر ممبر کو حق ہے کہ وہ ملک و ملت کی خیر خواہی اور استحکام کے پیش نظر اس معاملہ پر اظہار خیال کرے خواہ وہ حزب اختلاف سے تعلق رکھتا ہو یا حزب اقتدار سے۔ ملک کی سالمیت کا مسئلہ ان تمام گروہی تقسیموں سے بالاتر ہوتا ہے جنیوا معاہدہ کے لیے ایک طویل جدوجہد اور مشق اور طویل دور جنیوا کے مذاکرات پر گذرا اور اس کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ بدقسمتی سے جو عظیم مشکل اور بحرانی مسئلہ افغانستان کی شکل میں ہمارے سامنے پیش آیا ہے اس کا کیسے خاتمہ کیا جائے اور جنگ کا کیسے خاتمہ ہو اور افغانستان میں امن اور سلامتی کیسے پیدا کی جائے اور تین پینتیس لاکھ مہاجرین جو انتہائی مصیبتوں میں در بدر پھر رہے ہیں وہ کیسے وہاں واپس چلے جائیں؟ یہ تین چار اصل مقاصد تھے جنیوا معاہدہ کے لیے، جس کے لیے اتنی طویل جدوجہد پاکستان کے وزراء خارجہ نے بھی کی اور باہر کی طاقتوں نے بھی۔ آج اگر یہ مقصد اس معاہدہ سے حاصل ہوتا ہے تو ہم بلاشبہ اس کی تحسین کریں گے اور اس کا خیر مقدم کریں گے، لیکن اگر واقعات کی دنیا میں اور حقائق کی دنیا میں ان چار باتوں میں کوئی بھی مقصد ہمیں حاصل نہیں ہو سکتا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ خواہ مخواہ ایک ایسی محنت کی گئی اور جدوجہد میں اتنا وقت گزارا گیا جس سے پاکت از کو کم از کم کچھ حاصل نہ ہو سکا۔

پاکستان نے مداخلت کے ہمیں پہلے تو پاکستان کے نقطہ نظر سے دیکھنا ہے کہ ہم نے اس معاہدے سے کیا کھویا اور جرم کا اعتراف کیا کیا پایا؟ بعد میں ہمیں دیکھنا ہے کہ افغانستان کے مجاہدین کو کیا ملا یا کیا نہیں ملا یا ہمارے امن قائم ہو جائے گا یا نہیں؟ سب سے اہم مسئلہ یہ ہے کہ پاکستان نے بلاوجہ جس جرم میں شریک نہیں تھا اس سارے جرم کو اپنے سر پر لے لیا اور اس نے عالمی پلیٹ فارم پر اعتراف کیا کہ میں مداخلت کر رہا ہوں جبکہ ہم نے کبھی افغانستان کے مسئلہ میں مداخلت نہیں کی، مداخلت ایک بڑی سپر طاقت نے کی اور اس نے ظلم و بربریت کا بازار گرم کر دیا، لاکھوں انسانوں کو قتل کیا اور پورے

افغانستان کو ایک کھنڈر میں تبدیل کر دیا۔ اور پچاس لاکھ افراد کو وہاں سے اٹھا کر دنیا بھر میں بے یار و مددگار پھینک دیا۔ اس عظیم جابر اور ظالم قوت نے مداخلت کی اور اس کے نتیجے میں تیس پینتیس لاکھ افراد پاکستان آئے اور پاکستان نے ایمان کے جذبہ سے انصار کے جذبہ سے ان کو پناہ دی کہ کوئی اور راستہ ہی نہیں تھا اور روس پچھتارہ اٹھ سال سے کہ پاکستان مداخلت کر رہا ہے اور دنیا بھر کے اقوام، غیر جانبدارانہ اقوام، اقوام متحدہ، اسلامی تنظیم وہ اس الزام کی تردید کرتی رہیں اور کہتی ہیں کہ مداخلت روس کر رہا ہے، پاکستان کا اس مداخلت میں کوئی ہاتھ نہیں۔ اس معاہدے کا آغاز ہی ان الفاظ سے ہوتا ہے کہ: ڈیموکریٹک ری پبلک آف افغانستان اور اسلامک ری پبلک آف پاکستان۔ آخر تک یہ سلسلہ چل رہا ہے کہ عدم مداخلت کے اصول کی مکمل پابندی انتہائی اہمیت کی حامل ہے اور سیاسی، اقتصادی، ثقافتی اور سماجی نظام، کسی قسم کی بیرونی مداخلت، دخل اندازی، تخریب و باوقیادھمکی کے بغیر آزادی سے طے کرنا چاہیے۔ اور آرٹیکل ۳ اور ۴ کے بعد اس میں واضح طور پر ہے کہ: ڈیموکریٹک ری پبلک آف افغانستان اور اسلامی ری پبلک آف پاکستان کے مابین باہمی تعلقات کے اصولوں بالخصوص عدم مداخلت پر دو طرفہ سمجھوتہ، یعنی یہ ہم نے دستخط کر کے ثابت کر دیا کہ واقعی ہم مداخلت کر رہے ہیں۔

اصل قاتل اور جارج | اور اصل مجرم اور ظالم جو تھا اُس کی حیثیت اس معاہدے میں کیا کر دی گئی، اس کو ایک داروغہ بنا
روس کو ثالث بنا دیا | دیا گیا، اُس کو ایک ضامن کی حیثیت دے دی گئی، اُس کو ایک ثالث کی حیثیت دے دی گئی، کیونکہ اسی پیراگراف میں آگے ہے کہ: یونین آف سوویت سوشلسٹ ری پبلک اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کی طرف سے بین الاقوامی ضمانتوں کا اعلان، معاہدے میں جہاں بھی روس کا ذکر ہے اس کی حیثیت ایک ضامن کی ہے، ضامن ہرگز ایک فریق نہیں ہوتا، ضامن ایک ثالث ہوتا ہے۔ تو وہی قاتل تھا، اُسی کو منصف ٹھہرا لیا گیا۔ روس تو یہی پچھتا تھا کہ یہ ساری مصیبت پاکستان کی اٹھائی ہوئی ہے، اور روس اور افغانستان کے میڈیا میں اس کو افغانستان کی ارد گرد کی صورتحال سے تعبیر کیا جاتا رہا کہ یہ کوئی بین الاقوامی مسئلہ نہیں ہے، یہ افغانستان اور پاکستان دو پڑوسیوں کی جنگ ہے اور امریکہ کی شرارت سے پاکستان بار بار مداخلت کر رہا ہے اور افغانستان کے ارد گرد کی صورتحال بگڑی ہوئی ہے اور روس بالکل ایک تماشائی ہے۔ الغرض ہم نے اس معاہدے پر دستخط کر کے یہ سارا الزام واضح طور پر اپنے سر پر لے لیا ہے کہ ہم مداخلت کرتے رہے جبکہ آٹھ سال تک ہم نے ظلم کے خلاف مظلوم کی حمایت کی، آزادی کیلئے لڑنے والوں کی نصرت کی، مگر اب سارے کیے کرائے پر ہم نے اس معاہدے کے ذریعے پانی پھیر دیا۔

جناب چیرومین! یہ معاہدہ کابل اور اسلام آباد کے درمیان نہیں ہونا چاہیے تھا، یہ معاہدہ مجاہدین اور روس کے درمیان ہونا چاہیے تھا۔ کابل کی اپنی کوئی حیثیت نہیں، وہ تو روس کی کٹھ پتلی حکومت تھی اور وہ روس کی حکومت کے کارندے تھے، وہ تو ماسکو کی ایک برانچ تھی، اصل تو مجاہدین تھے۔ ہم نے بلاوجہ اسلام آباد کو اس میں ملوث کر دیا، کیا اسلام آباد نے مداخلت کی تھی کہ آج اس کو رد کا جا رہا ہے۔ معاہدہ میں تو واضح طور پر ایک بھی پیرا ایسا نہیں ہے کہ روس ہرگز مداخلت نہیں کرے گا، حالانکہ اصولی طور پر ہونا یہ چاہیے تھا کہ عدم مداخلت کی ضمانت روس سے لی جاتی۔ تو روس کو تو حق دیدیا گیا کہ آپ اپنی کٹھ پتلی

حکومت کی ہر طرح کی مدد کر سکتے ہیں، یعنی اس کو تو مداخلت کا باقاعدہ تحفظ دیا گیا کہ آپ جب بھی چاہیں روس جو ہزاروں میل کی سرحدات افغانستان کے ساتھ ہیں، بلا روک ٹوک نجیب حکومت کی ہر وقت مدد کر سکتے ہیں، یعنی اس کو تو مداخلت کی آزادی ہے اور ہمارے لیے ہر قسم کی مداخلت پر پابندی ہے کیونکہ مداخلت ہم کرتے تھے، حالانکہ ہم مداخلت نہیں کرتے تھے بلکہ مجاہدین اپنی آزادی اور دفاع کی جنگ لڑ رہے تھے۔ تو ہم نے ایک بہت بڑی رسوائی اور بدنامی بین الاقوامی پلیٹ فارم پر مول لی ہے۔ اور ہم نے اس طرح خود یہ اعتراف کر لیا ہے اس جرم کا جس کے ہم مجرم نہیں ہیں۔ گویا ہم اب تک مداخلت کر رہے تھے اور اب مداخلت سے باز آجائیں گے تو پھر امن و امان قائم ہو جائے گا۔

اصل فریق مجاہدین سے دوسری بڑی غلطی اس معاہدے میں یہ ہے کہ ہم اس کے فریق نہیں تھے، مجاہدین اصل فریق وعدہ خلافی کی گئی تھے، مجاہدین نے ایک عظیم جنگ لڑی ہے، تاریخ کی بے مثال قربانی دی ہے اور انہوں نے حقیقت میں ہماری جنگ لڑی ہے، اور یہ جہاد اور دفاع پاکستان کا مسئلہ تھا۔ ہم نے مذاکرات کے دوران چار سال سے بار بار یہ اعلانات کیے، صدر مملکت نے بھی اور جناب وزیر اعظم صاحب نے بھی اور وزیر خارجہ صاحب نے بھی بار بار یہ اعلانات کیے اور وعدے کیے کہ ہم معاہدے کو آخری شکل تب دیں گے جب مجاہدین کو ہم اعتماد میں لے لیں گے اور مجاہدین کی مرضی اور ان کے اعتماد کے بغیر کسی معاہدے پر آخری دستخط نہیں کریں گے۔ تو کیا ہم ان وعدوں پر پورے اترے اور کیا ہم نے واقعی مجاہدین کو اعتماد میں لے لیا اور ہم نے مجاہدین کی خوشنودی حاصل کر لی حالانکہ وہ پیچ رہے ہیں اور تڑپ رہے ہیں، رو رہے ہیں کہ ہماری آٹھ سال کی جنگ اور روس نے ہم پر جو ظلم و ستم کیا تھا، اس سے تو ہم نے نجات حاصل کر لی لیکن یہ جو ہمارے ساتھ ٹریجڈی ہوئی ہے اور یہ جو ظلم ہمارے ساتھ ہوا ہے یہ روس سے بڑھ کر ہمارے اوپر ایک بڑا حادثہ ہے۔ وہ اللہ کی نصرت سے اب بھی مایوس نہیں ہیں۔ لیکن ہم نے ان وعدوں کو اور عہد و پیمان کو نظر انداز کر دیا کہ ہم مجاہدین کی مرضی کے بغیر ان کو اعتماد میں لے بغیر کسی معاہدے پر دستخط نہیں کریں گے۔

روس اپنے ایجنٹوں کی مدد کرتا رہے گا | تیسری بات یہ ہے کہ معاہدے کی رو سے کہا گیا ہے کہ امریکہ اور مگر مجاہدین بے دست و پا کر دیئے گئے | روس دونوں اپنے اپنے حلیفوں کی مدد کر سکتے ہیں۔ بظاہر خفیہ اور اصل

باتیں اور ہوں گی، مگر روس کے لیے مدد کا دروازہ تو بالکل کھلا ہوا ہے، اس کی سینکڑوں اور ہزاروں میل سرحدات براہ راست افغانستان کے ساتھ ملی ہوئی ہیں، وہ جس وقت بھی چاہے اپنی کھڑی پٹیل گورنمنٹ کی مدد کر سکتا ہے لیکن افغانستان کے ساتھ امریکہ کی کوئی سرحد نہیں ملتی ہے، امریکہ اگر مدد بھی کرے تو کس ذریعہ سے کرے گا، کیا وہ آسمان سے ہیل کاپٹر بھیج کر افغانستان میں مجاہدین کی مدد کرے گا؟ جبکہ ہمارے ہاتھ پاؤں مکمل باندھ لیے گئے ہیں۔ اور یہاں تک معاہدہ میں کہا گیا ہے کہ کسی قسم کے دہشت پسندوں کے گروہوں، توڑ پھوڑ کرنے والوں یا تخریب کاری کرنے والے ایجنٹوں کی ہر قسم کی امداد روکی جائے گی

یا انہیں برداشت نہیں کیا جائے گا یا انہیں دوسرے فریق کے خلاف استعمال نہیں کیا جائے گا۔ آرٹیکل ۱۷، دفعہ ۱۱ علاقوں کے اندر کیمپوں یا اڈوں یا کسی اور طریقے سے ایسے افراد سیاسی، نسل یا کسی اور قسم کے گروہ کی موجودگی، انہیں پناہ دینے، انہیں منظم کرنے، ان کی تربیت کرنے، ان کی مالی معاونت کرنے، انہیں ساز و سامان بہم پہنچانے، انہیں مسلح کرنے سے روکا جائے گا۔ (آرٹیکل ۱۷، دفعہ ۱۱)

امریکہ کہاں سے | یہ صورتحال ہے کہ جب بالکل ہمارے ہاتھ اور پاؤں بندھے ہوں گے تو امریکہ کہاں سے مدد کے مدد کرے گا | گا؟ اگر ہم فرض کریں کہ امریکہ پاکستان ہی کے ذریعے مدد کرے گا تو گویا ہم نے پہلے سے یہ طے کر لیا کہ خفیہ طور پر ہم اس معاہدے کی خلاف ورزی کریں گے۔ کسی معاہدے پر کوئی شخص ہم نے ایسا نہیں دیکھا کہ دستخط کرتے وقت اس کی نیت یہ ہو کہ بظاہر تو میں دستخط کرتا ہوں لیکن اندر سے میں اس کی مخالفت کروں گا، تو یہ ایک حیرت انگیز بات بن گئی ہے پھر جب ہم نے یہ معاہدہ کر لیا، اب ہم خفیہ مدد کریں یا نہ کریں لیکن روس و ادیلا چمائے گا اور دیا بھر میں چینیے گا کہ حکومت پاکستان مداخلت کر رہی ہے اور وہ معاہدے کی خلاف ورزی کر رہی ہے، اور اسی کو بہانہ بنا کر خدا نخواستہ ہم پر چڑھ دوڑنے کا جواز بنا سکے گا، وہ دنیا کو ثبوت کے ساتھ نہیں باور کرا سکتا تھا اب تو وہ ثبوت کے ساتھ کہے گا کہ میں بے گناہ ہوں اور مجھے حق ہے کہ میں پاکستان کو جو چاہوں سزا دے دوں۔ تو پاکستان کو ہم نے ایسے خطرے میں ڈال دیا ہے، اور اگر ہم اس خطرے سے الگ رہیں تو پھر جب امریکہ کی مدد وہاں بالکل نہیں پہنچ سکتی، امریکہ کی مدد نہیں پہنچ سکے گی اور روس کی حکومت کی مدد جاری رہے گی تو کیا ہم کٹھ پتلی حکومت سے آزادی حاصل کر سکیں گے؟ اور جب تک آزادی حاصل نہیں ہوگی تو کیا وہاں امن قائم ہو سکے گا؟ کیا وہاں خانہ جنگی ختم ہو جائے گی؟ اس معاہدے کی رو سے نہ تو خانہ جنگی ختم ہوگی نہ مہاجرین واپس جاسکیں گے، نہ اس کے شر اور فساد سے پاکستان محفوظ رہ سکے گا۔

ہم نے روس کو افغانستان میں | زیادہ سے زیادہ روسی افواج واپس چلی جائیں گی، میں سمجھتا ہوں کہ روسی افواج کو ہم نے بیٹھے رہنے کا تحفظ دے دیا | تحفظ دے دیا ہے۔ روسی افواج نے اعلان کیا تھا کہ ہم ہر حالت میں واپس جائیں گے معاہدہ ہو یا نہ ہو۔ تو یہ ایک مثبت چیز جو بظاہر ہمیں معاہدہ میں نظر آ رہی ہے وہ روسی افواج کا انخلا ہے۔ تو اس معاہدے کا اس انخلا میں کوئی رول نہیں ہے۔ ہم معاہدہ نہ بھی کرتے تو بھی روسی افواج واپس جاتیں۔ مگر اٹا نقصان یہ ہوا کہ اقوام متحدہ نے اسلامی تنظیم نے اور تمام عالمی غیر جانبدار اور حریت پسند اقوام نے مطالبہ کیا تھا کہ غیر مشروط طور پر روس واپس چلا جائے اور بلا تاخیر چلا جائے۔ ہم نے اس کے ساتھ کیا کیا؟ ہم نے روس کو ۹ مہینے کی مہلت دے دی اور ان کو تحفظ دے دیا کہ ۹ مہینے تک تو آپ وہاں بیٹھے رہیں گے۔ روسی فوج کے انخلا کے لیے ۹ مہینے کی مدت کی کوئی فوجی ضرورت نہیں تھی، وہ ایک ہفتے کے اندر اندر وہاں سے فوج نکال سکتا ہے۔ یہ ۹ مہینے کی مدت اس نے سیاسی ضرورتوں کے پیش نظر ہم سے حاصل کر لی اور ۹ مہینے میں وہ تمام سیاسی مفادات اور تحفظات حاصل کر کے وہاں سے جائے گا۔ مجاہدین چاہتے تو اسے ایک مہینے میں بھی جانے پر مجبور کر سکتے تھے، ایک ہفتے میں بھی جانے پر مجبور کر سکتے تھے، لیکن آپ نے سب کے ہاتھ باندھ

یہ کہ نہیں ۹ مہینے تو بالکل ان کو رہنما ہے خواہ وہ شکست کھا چکے ہوں، خواہ وہ ذلیل ہو چکے ہوں، لیکن ۹ مہینے بہر حال انہوں نے اپنے مقاصد اور مفادات کی تکمیل وہاں کرنی ہے۔

عبوری حکومت کی | پھر اصل مسئلہ عبوری حکومت کا ہے، تو عبوری حکومت کی بات بھی بالکل غیر واضح اور مبہم ہے
گارنٹی نہیں دی گئی | عبوری حکومت کے لیے معاہدے میں کوئی یقینی تحفظ نہیں رکھا گیا۔ اس میں کہا گیا ہے کہ کارڈ ویز صاحب غیر سرکاری جدوجہد کریں گے، بات چیت کریں گے، ذاتی طور پر وہ عبوری حکومت اور مخلوط حکومت کے قیام کے لیے کوشش جاری رکھیں گے۔ اب اس کی ذاتی حیثیت کیا ہے؟ جب روس، امریکہ، افغانستان عبوری حکومت بنانے کے ضامن نہیں ہیں تو عبوری حکومت کیسے قائم ہو سکے گی؟ روس نے ہرگز تسلیم نہیں کیا کہ میں عبوری حکومت کے لیے بات چیت کے لیے بھی تیار ہوں۔ وجہ یہ ہے کہ اسی معاہدے میں اس نے کہا ہے کہ میں اپنی کٹھ پتلی حکومت کی امداد جاری رکھ سکوں گا۔ جب وہ نجیب اللہ کی امداد جاری رکھنے کا اعلان کرتا ہے اور اپنے لیے تحفظ لیتا ہے، تو کیا وہ عبوری حکومت کے لیے تیار ہو سکتا ہے؟ عبوری حکومت کے لیے اگر وہ تیار ہوتا تو وہ اس امداد کو جاری رکھنے کا تحفظ حاصل نہ کرتا۔ تو اس طرح حکومت نے عبوری حکومت کا صرف پیش بندی کے طور پر اور دل بہلانے کے طور پر معاہدے میں ذکر کر دیا ہے لیکن عملاً اس کی کوئی صورت ہمارے سامنے نہیں آ سکے گی۔

مہاجرین کی باعزت واپسی | اس میں مہاجرین کی باعزت واپسی کا ذکر ہے لیکن وہ پیرا بالکل مبہم ہے کہ کیسے باعزت کی ضمانت نہیں دی گئی | واپسی ہوگی، جب نو مہینے وہاں فوج مستطرب رہے گی اور نو مہینے کے بعد انخلاء ہوگا اور نجیب گورنمنٹ بھی وہاں بر لاجمان رہے گی اور اسلحہ کے ڈھیر کے ڈھیر اس کے پاس آتے رہیں گے۔ تو ان حالات میں مہاجرین کا باعزت تحفظ کیسے ممکن ہے۔ اس ۹ مہینے سے پہلے اگر ہم یہ توقع رکھیں کہ مہاجرین وہاں جائیں تو یہ بہت بڑی زیادتی ہے، ایک بھیڑیے کے سامنے ان کو پھینکا، ان کے ہاتھ پاؤں باندھ دینا اور ان سے کہنا کہ اب آپ چلے جائیں۔ کیا یہ سب کسی پیر طاقت | کیا اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم نے اب تک سپر طاقتوں کے مفادات کی وجہ سے سب کچھ کی وجہ سے تھا؟ | کیا اس میں ایمان کا کوئی جذبہ نہیں تھا، اس میں ہمارے موقف کی سچائی نہیں تھی، جب ان کی ضرورت پوری ہو گئی اور انہوں نے ہمیں گنل دے دیا، ہم نصرت، ہجرت، جہاد، ایمان اور اخوت کی ساری باتوں کو پشت ڈال کر بیٹھ گئے۔ اور ابھی معاہدہ کی سیاہی خشک نہیں ہوئی مگر ہم آج سے چیخ رہے ہیں کہ مہاجرین واپس چلے جائیں جبکہ آج بھی وہاں توپیں چل رہی ہیں، آج بھی وہاں بمباری ہو رہی ہے، آج بھی مجاہدین اور روس کی لڑائی جاری ہے، آپ اس آگ اور خون کے طوفان میں مہاجرین کو کیسے بھیجتے ہیں، کیا اس کا مطلب یہ نہیں ہوگا کہ ہم نے جتنی بھی نیک نامی اور دنیا بھر میں شہرت حاصل کی تھی، اس کو ہم نے بلا وجہ ایک بڑی طاقت کے اشارے پر گنوا دیا۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ مہاجرین کی باعزت واپسی کا اس معاہدے میں کوئی بھی انتظام نہیں ہے۔

مذاکرات سے روس نے اسلام آباد اور کابل کے درمیان اس معاہدے کو محدود کر کے روس نے وہ مقاصد حاصل اپنے مقاصد حاصل کر لیے کیے جو دس سال تک وہ مستقل جنگ میں حاصل نہیں کر سکا تھا۔ اس نے مذاکرات کی میز پر اور اس جیو معاہدہ کی شکل میں وہ مقاصد حاصل کر لیے جو جنگی قوت، ٹینکوں اور بکتر بند گاڑیوں اور میزائلوں سے اس نے حاصل نہیں کیے تھے۔ اس کو کیا فائدہ ہوا؟ ایک تو یہ کہ اس نے دنیا کو یہ باور کرایا کہ یہ بین الاقوامی تنازعہ نہیں تھا بلکہ یہ دو پڑوسی ملکوں کا جھگڑا تھا اور ان دو پڑوسیوں کو میں نے باندھ لیا ہے اور خواہ مخواہ لوگ بیچ رہے تھے کہ روس نے ظلم کیا۔ روس نے کہا کہ میں نے تو امن قائم کر لیا ہے، میں تو امن کا دیوتا ہوں۔

جناب چیئر مین | مولانا اب کچھ ریٹیشن شروع ہوا ہے تو اگر آپ اپنی تقریر کو مختصر کریں۔

مولانا سمیع الحق | بالکل مختصر کرتا ہوں۔ دوسرا مقصد روس نے یہ حاصل کیا کہ انصار اور مہاجرین کے درمیان ایک بڑی محبت تھی اور لازوال اخوت کا رشتہ قائم ہو گیا تھا، ان ساری محنتوں کو اس نے سبوتاژ کر لیا اور ایسے حالات میں ہمیں لکھڑا کر دیا ہے کہ انصار اور مہاجرین کے درمیان خدا نخواستہ وہ محبت کہیں نفرت سے تبدیل جائے۔

دوسرا معاہدہ تاشقند | الغرض میں مختصراً متاعرض کروں گا، تفصیلات کا شاید زیادہ وقت آپ نہیں دیں گے تو میں اس کو بدقسمتی سے پاکستان کے لیے ایک دوسرا معاہدہ تاشقند سمجھتا ہوں اور ہم نے جیتی ہوئی جنگ ہار دی اور وہ نجی جو اللہ نے اسلام آباد کو دی تھی اُس کا ایک بہترین منہری موقع جو اللہ نے ہمیں دیا، اس موقع کو ہم نے گنوا دیا اور اس معاہدہ میں پاکستان سراسر گھلے میں رہے گا اور اس کی دلیل ایک یہ ہے کہ جو وطن دشمن قوتیں جو روس کی یہاں ایجنٹ رتیں ہیں، وہ اس معاہدے پر شادیانے بجا رہی ہیں۔ آج ایک بڑے لیڈر کا جو روس کا ہمنوا ہے اور جو مجاہدین کو افغان بگڑے کہتا ہے، اس نے پیچ پیچ کر کل پریس کانفرنس میں لعنت ملامت کی ہے کہ یہ افغان بگڑے اور بڑی کیمپ بن گیا کر رہے تھے اور یہ تھا وہ تھا۔ اُس نے کہا ہے کہ ہم معاہدے پر جشن منائیں گے۔ جس معاہدے پر ولی خان اور اس نے ہمنوا جشن منانے کا اعلان کریں اس سے یہ بات واضح ہے اور گواہ ہے کہ اس معاہدے سے پاکستان اور مجاہدین سراسر نقصان ہی نقصان ہو گا۔ شکریہ!

تالیف ۱۱۰۰۱ القیوم حقتانی

ضخامت ۲۷۲ صفحات

قیمت ۵۰ روپے

اردو کی سب سے پہلی اور کامیاب کاوش، فکر، عمل، تاریخ و تذکرہ، فقہ و قانون، انجمن و لائیت، طبابت و تعلیمی سیاست و اجتماعیات، ہذا اصلاح انقلاب و تحریکات، تہذیب و علم و فلسفہ، غرض ہر جہت جامع، اذیع و فاضل

انوار المصنفین دار العلوم حقتانیہ آلہ خٹک پشاور